

## 142055-کیا مان کے لیے اپنے بچے کو دودھ پلانا ضروری واجب ہے؟

سوال

میرے بچے کی عمر ابھی صرف پانچ بہتے ہے، اور ہم اسے فیڈر کے ذریعہ دودھ پینے کی عادت ڈالنا چاہتے ہیں، کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اور اگر مان بغیر کسی سبب کے اپنا دودھ نہیں پلاتی تو کیا وہ گھنگار ہو گی یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

والد پر واجب ہے کہ وہ اپنے بچوں کے بچے کو خوراک میا کرے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿(اُروہ مرد حس کا بچہ ہے اس کے ذمے معروف طریقہ کے مطابق ان عورتوں کا کھانا اور ان کا کپڑا ہے)﴾۔ البقرۃ (233).

چنانچہ اگر بچہ ابھی دودھ پیتا ہو تو اس کی رضاعت کے اخراجات اس کے باپ کے ذمہ ہونگے، اور وہ بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو اخراجات ادا کرنا ہونگے، پہلے دور میں تو یہی رواج اور عادت تھی.

ماں پر واجب نہیں ہے کہ وہ بچے کو اپنا دودھ پلاسے؛ لیکن اگر وہ بچہ کسی اور کا دودھ نہیں پیتا تو اس صورت میں ماں پر اسے اپنا دودھ پلانا لازم ہے، اور اگر نہیں پلاتی تو وہ گھنگار ہو گی.

شرح مختصر الارادات میں درج ہے :

”اگر بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہیں کرتا اور نہ دوسرے دودھ پیتا ہے، اور بچے کے تلف ہونے کا خطرہ ہو تو بلاکت سے بچانے کے لیے آزاد عورت پر اسے اپنا دودھ پلانا لازم ہے، جیسا کہ اگر کوئی اور عورت نہ پائی جاتی ہو، اور اسے دودھ پلانے کی اجرت بھی حاصل ہو گی، لیکن اگر بچے کے تلف ہونے کا خدرشہ نہیں تو پھر اسے دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿(اُر اگر تم آپس میں مغلی کرو تو عذریب اسے کوئی اور عورت دودھ پلا دے گی)﴾۔ الطلاق (6). انتہی بحروف

دیکھیں : شرح مختصر الارادات (243/3).

اسی طرح اگر خاوند اسے دودھ پلانے کا حکم دے تو راجح قول کے مطابق عورت کے لیے بچے کو دودھ پلانا واجب ہو گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”مؤلف کے کلام سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ عورت پر یہ لازم نہیں؛ چاہے عورت ابھی خاوند کے نکاح میں ہو یا پھر اس سے علیحدہ ہو چکی ہو۔“

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کرتے ہیں :

"بلکہ جب عورت خاوند کے عصمت و نکاح میں ہو تو اس پر بچے کو دودھ پلانا واجب ہے۔"

شیخ نے جو کہا ہے وہ زیادہ صحیح ہے، لیکن اگر بچے کے والدین کسی دوسری عورت سے دودھ پلانے پر رضامند ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

لیکن اگر خاوند کتا ہے کہ تم نے ہی اسے دودھ پلانا ہے تو اس صورت میں یہوی کے ذمہ بچے کو دودھ پلانا واجب ہوگا، چاہے کوئی دوسری بھی دودھ پلانے والی موجود ہو، یا پھر اس کے لیے مصنوعی دودھ بطور خوراک مل جائے، اور خاوند کے کے تم نے ہی ضرور اسے دودھ پلانا ہے، تو یہوی کے لیے بچے کو دودھ پلان لازم ہوگا۔

کیونکہ خاوند کے ذمہ اخراجات ہیں، اور جیسا ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ اخراجات زوجیت و رضاعت کے بدله میں ہیں۔

اور اگر خاوند اسے کہتا ہے کہ : میں اسے مصنوعی دودھ پلانا پسند کرتا ہوں؛ کیونکہ اس میں بیماری وغیرہ کے دور کا شاہد بھی نہیں، اور یہوی اسے جواب دے کہ : بلکہ بچے کو میں خود اپنا دودھ پلاونگی، تو یہاں یہوی کا حق ہے، اور خاوند کو اسے منع کرنے کا حق حاصل نہیں "انتہی"

دیکھیں : الشرح المتع (517/13)۔

اس بنابر جب خاوند اور یہوی راضی ہو تو بچے کو مصنوعی دودھ پلانا جائز ہے، اس صورت میں ماں گھنگار نہیں ہوگی، اور اگر بچہ یہ دودھ قبول نہیں کرتا اور اسے دودھ پلانے والی کوئی دوسری عورت بھی نہیں تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جائیگا، تاکہ اس کی جان کی خاکشست کی جاسکے۔

دوم :

والدین اپنے بچوں اصلی اور نیچرل دودھ پلانے کی کوشش کریں، یعنی چاہے ماں کا دودھ ہو یا کسی دوسری عورت کا؛ کیونکہ اس دودھ میں بہت سارے فائدے پائے جاتے ہیں جو مصنوعی دودھ میں نہیں، ذیل میں ہم چند ایک فوائد پیش کرتے ہیں :

1 ماں کا دودھ مکمل محفوظ اور ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہوتا ہے۔

2 ماں کے دودھ کا کوئی دوسرے دوودھ مقابلہ نہیں کر سکتا چاہے گائے کا ہمیا بھری کایا اونٹ کایا کوئی اور مصنوعی دودھ، اس لیے کہ ماں کا دودھ بچے کی ہر یوم کی ضرورت کو پورا کرتا ہے؛ حتیٰ کہ دودھ پھردا نے کی عمر تک بچے کو جس تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے اللہ نے ماں کا دودھ اس کے مقابلہ پیدا کیا ہے۔

3 ماں کے دودھ میں بچے کی عمر کے مقابلہ پروٹین اور شوگر پائی جاتی ہے؛ لیکن اس کے مقابلہ میں گائے بھر اور بھیں وغیرہ کے دودھ میں ایسی پروٹین پائی جاتی ہے جو بچے کے لیے ہضم کرنا مشکل ہوتی ہے، کیونکہ یہ دودھ تو اللہ نے ان جانوروں کے بچوں کے لیے تیار کر کھا ہے۔

4 ماں کا دودھ پینے والے بچوں کی نشوونما تیزی سے اور کامل ہوتی ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں فیڈر سے مصنوعی دودھ پینے والے بچوں کی نشوونما صحیح نہیں ہوتی۔

5 ماں کا دودھ پینے سے ماں اور بچے میں نفسیاتی اور رحمدی کا ارتباط پایا جاتا ہے۔

6 ماں کے دودھ میں بچے کے جسم اور عمر کے مطابق مختلف ضروری اشیاء و عناصر پائے جاتے ہیں، جو بچے کے نظام ہضم کے مطابق ہوتے ہیں، اور دودھ میں بچے کی ضرورت کے مطابق روزانہ تبدیلی پیدا ہوتی رہتی ہے۔

7 ماں کا دودھ ایک مناسب درج حرارت میں محفوظ رہتا ہے جو خون کو بچے کی ضروریات پوری کرتا ہے، اور کسی بھی وقت اس کا حصول ممکن ہے۔

8 بچے ماں کے پستان سے براہ راست دودھ پلانا ماں کے لیے مانع حمل اسباب میں سے ایک سبب ہے، اور یہ چیز باقی مصنوعی اشیاء یعنی مانع حمل گولیاں، یا انچیکشن یا ٹیوب وغیرہ سے بہتر اور سلیم ہے "انتہی"

دیکھیں: توضیح الاحکام (107/5).

واللہ اعلم.